ازالۂ شبہات
برالزام
فروغ بدعات

کیا تیجہ کے لیے چنے ضروری ہیں؟

کیا فاتحہ کے لیے کھانا سامنے رکھنا ضروری ہے؟

عورتوں کا مزاروں پر جانا ناجائز ہے۔

نہیں! تیجہ کے چنے ہر شخص نہیں کھا سکتا۔

مزار شریف کو بوسہ نہیں دینا چاہیے۔

عام فاتحہ کا کھانا ہمارے لیے نہیں۔

کیا فرض کی ادائیگی سے قبل سنن ونوافل قبول ہوتے ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کو سجدہ حرام وکفر ہے۔

نیاز کا کھانا لٹانا حرام ہے۔

میت کے گھر مہمان داری منع ہے۔

مؤلف
مولانا رضوان فروغ

ناشر
مکتبۃ المصطفیٰ نومحلہ مسجد، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ مہربان ہے تو اقرار کیوں نہیں کرتا
وہ بدگماں ہے تو سو بار آزمائے مجھے

مؤلف

مولانا رضوان فروغ

ناشر: مکتبۃ المصطفیٰ نومحلّہ مسجد، بریلی شریف

نام کتاب: ازالۂ شبہات برالزام فروغ بدعات

تالیف: مولانا رضوان فروغ

نظر ثانی: مفتی صغیر احمد برکاتی

کمپوزنگ: محمد میاں خاں تحسینی یونائیٹیڈ پریس، بریلی

موبائل نمبر: 9410812794

Rizwanfarogh786@gmail.com

تعداد: ۲۰۰۰ (دو ہزار)

سن اشاعت: ۱۰/اپریل ۲۰۱۹ء

ملنے کا پتہ

مکتبۃ المصطفیٰ، نو محلّہ مسجد، بریلی شریف

فہرست مضامین

تقریظ

استاذ مکرم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد انور علی صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ حبیبه الکریم

عزیز القدر مولانا رضوان فروغ صاحب قادری رضوی فاضل دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کا رسالہ ''ازالۂ شبہات برالزام فروغ بدعات'' نظر نواز ہوا جس میں بدعات ومنکرات کا رد بلیغ ہے مولانا موصوف نے جو کچھ لکھا حوالہ سے لکھا ہے مخالفین، وہابیین، نجدیین کو دنداں شکن جواب دیا ہے ظاہر ہے کہ موصوف کی پہلی کاوش ہے آگے چل کر انشاء اللہ مزید قلمی تحریریں حاصل ہوں گی۔ میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کو مقبول ومفید خاص وعام کردے اور مرتب کو بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے آمین بحرمۃ سید المرسلین صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر محمد انور علی رضوی منظری

استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

۲۶؍رجب المرجب ۱۴۴۰ھ

تقریظ

استاذ عالی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صغیر احمد برکاتی رضوی حفظ اللہ تعالیٰ

باسمه وحمده

حضرت مولانا رضوان فروغ صاحب مرکز اہل سنت دارالعلوم مظہر اسلام کے ہونہار طالب علموں میں سے ہیں ان کا رسالہ ''ازالۂ شبہات بر الزام فروغ بدعات'' نظر سے گزرا ماشاء اللہ سماج میں پھیلے بدعات وخرافات کا رد بلیغ ہے وہ بھی امام احمد رضا خاں امام اہل سنت کے فتاویٰ وتصنیفات کی روشنی میں ایسی تصنیفات کی اشد ضرورت ہے جو قوم کے امراض کی دوا ثابت ہو، یہ رسالہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مظہر ہے خداوند قدوس سے دعا گو ہوں ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کو مفید خاص وعام بنائے اور موصوف کو دین وسنیت کا پیکر بنا کر زیادہ سے زیادہ ملت بیضہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم ۔

محمد صغیر احمد برکاتی

پرنسپل دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف

مورخہ ۲۶ / رجب المرجب ۱۴۴۰ھ

۹۲/۷۸۶

تقریظ

استاذ گرامی جناب حضرت قاری انتظار حسین صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ

حامدًا و مصليًا

اما بعد! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی چودھوی صدی کے مجدد و امام تھے جون ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاویدانی کی طرف کوچ کر گئے ۶۵/ سالہ مختصر عمر میں آپ نے احیائے سنت اور تجدید دین کے جو کارہائے نمایاں انجام دیے دنیائے علم وادب انگشت بدنداں ہے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شخصیت اعداء دین کی جانب سے داغ دار کرنے کی بے پناہ کوشش کی گئی، اعلیٰ حضرت ایک طرف معاشرے میں پنپنے والی غیر اسلامی رسومات کے خلاف قلمی جہاد فرما رہے تھے تو دوسری طرف دشمنان دین وسنیت ان کو بدعتی ،قبر پرستی کرنے والا فرقہ رضا خانی کا بانی وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کررہے تھے،ہمیں یقین کامل ہے کہ اگر نظر انصاف سے آپ کی تصانیف وتالیفات اور فتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو مخالفین ضرور اپنی رائے تبدیل کرلیں گے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے دور میں پائی جانے والی تمام خلاف سنت رسومات وخرافات کا ڈٹکر مقابلہ کیا اس طرح کے بے شمار مسائل آپ کے فتاویٰ میں دیکھے جاسکتے ہیں، ان بدعات وخرافات سے آپ کس قدر بیزار تھے اس کا اندازہ آپ سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب سے لگایا جاسکتا ہے آپ سے پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں فلاں درخت پر

شہید مرد ہیں،فلاں طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اوراس درخت اوراس طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو چاول شیرنی وغیرہ پر فاتحہ دلاتے اور ہار لٹکاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں،مرادیں مانگتے ہیں،اس کے جواب میں ارشاد فرمایا یہ سب واہیات ، خرافات، جاہلانہ حماقت وبطلات ہیں ان کا ازالہ لازم (احکام شریعت،اول ص:۱۳)

اسی طرح کے متعدد مسائل پر آپ کی آرا کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے، عزیزم وحیم مولوی محمد رضوان فروغ صاحب نے فاضل بریلوی کے کتب فتاویٰ مثلاً فتاویٰ رضویہ،احکام شریعت،فتاویٰ افریقہ سے متعدد فتاویٰ کا انتخاب کر کے یہ مبارک رسالہ تیار کیا ہے اس رسالہ میں ایک مقام پر ناظرین کو اس طرح کے مسائل کے مطالعہ کا موقع میسر ہوگا۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ بطفیل مصطفیٰ ﷺ عزیز موصوف کی پہلی قلمی کاوش کو جو انہوں نے اپنی دستار فضیلت کے موقع پر ترتیب دی ہے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ہر خاص وعام کو اس سے مستفیض فرمائے آمین۔

دعا گو: انتظار حسین رضوی

صدر مدرس مدرسہ ابواب العلوم قصبہ کندرکی ضلع مرادآباد

۳/ مارچ ۲۰۱۹ء بروز اتوار

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی سرکار امام احمد رضا خاں قادری نور اللہ مرقدہ کثیر الجہات، جامع العلوم اور جامع الصفات شخصیت تھے، وہ اپنے عہد کے عظیم مفسر، محدث، فقیہ، متکلم، مورخ اور مصلح تھے، آپ علیہ الرحمہ اپنے وقت کے بہترین مصنف اور محقق بھی تھے، آپ قرآن وحدیث اور فقہ سمیت پچاس سے زیادہ قدیم وجدید علوم میں کامل مہارت رکھتے تھے، سائنس، جغرافیہ، ریاضی، علم توقیت، علم میراث، منطق، بلاغت اور فلسفہ وغیرہ میں بھی آپ نے کئی ایک کتب تصنیف کیں، آپ کی تصانیف وتالیفات سے آج بھی امت مسلمہ استفادہ کررہی ہے، آپ نے اپنے زمانے میں دینی علوم کی ترویج کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں رائج امور بدعات وخرافات کا بھی بھرپور استحصال اور رد کیا اور بدعات وخرافات سے دور ہونے کا حکم دیا، اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر زمانے میں لادینی قوتوں نے اسلام اور اسلامی شخصیات کو بدنام کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا یہی کچھ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ ہوا، خانہ ساز تاریخ کی ستم ظریفی بلکہ سنگ دلی یہ ہے کہ ان پر شرک وبدعت اور فروغ منکرات کی پھبتی کسی گئی، طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا لیکن یہ سب اتہامات والزامات محض مفروضوں کی بنیاد پر

عائد کیے گئے نہ کوئی حوالہ دیا گیا اور نہ ہی ان کے فتاویٰ وتصانیف کو پڑھنے کی کوشش کی گئی بقول شاعر۔

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری

الغرض بعض مذہبی طبقوں کی جانب سے یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں جو بدعات وخرافات رائج ہیں وہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی تعلیمات ہیں درحقیقت یہ سراسر بددیانتی اور جھوٹ ہے،تعصب کی عینک اتار کر حقیقت کی نظروں سے دیکھا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ امام اہل سنت اس طرح کے خرافات وبدعات کا بھرپور رد بلیغ فرمایا کرتے تھے،آپ کی کوششیں اسلام میں نت نئی بدعات ایجاد کرنے کے بجائے ان کو ختم کرنے کے لیے ہوتی تھیں۔لیکن آج ان کے اور ان کے عقیدت مندوں کے متعلق بدگمانی کی جاتی ہے کہ انہوں نے ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھی ان بدگمانیوں کی وجہ سے آج امت مسلمہ فرقوں در فرقوں میں بٹتی جارہی ہے،ضرورت اس امر کی ہے کہ بے بنیاد الزام تراشی سے پہلے ان کی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے اور بدگمانیوں کو دور کیا جائے،وقت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ امت مسلمہ میں افتراق وانتشار کے بجائے

اتفاق واتحاد پیدا کیا جائے پس ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس فقیر نے مختصر سے رسالے بنام ”ازالۂ شبہات برالزام فروغ بدعات“ کوتالیف کیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور نبی کریم ﷺ کے صدقے سے اس رسالے کو میری اگلی پچھلی تمام نسلوں کے لئے ذریعہ بخشش بنائے ہماری کاوشیں اور عبادتیں اس کی رحمت کے سامنے کچھ بھی نہیں اور نہ ہی کوئی اوقات ہمارے گناہوں کی اس کے رحم وکرم کے سامنے اور اس کتاب کو شائع کرنے میں شرکت کرنے والے میرے ہم نوا و ہمدم جناب سہیل بھائی کی والدہ مرحومہ کی روح کو اس کا ثواب عطاء فرمائے اور اس نازک دور میں تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ان اللہ لا یضیع اجرا لمحسنین۔

نحمده و نصلی وسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایها الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم

ومن اصدق من اللہ قیلاً

بدگمانی حرام ہے

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔(سورۂ حجرات)

حدیث شریف: (برے) گمان سے دور رہو کہ (برے) گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔(صحیح بخاری)

بعض گمان گناہ ہیں

ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تنہا ایک گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظّمہ کو تشریف لے جارہے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (یعنی ڈونگا) تھا شفیق بلخی علیہ الرحمہ نے دیکھا تو دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار (یعنی بوجھ ڈالنا) چاہتا ہے یہ وسوسہ شیطانی آتا تھا کہ امام جعفر صادق رضی للہ عنہ نے

فرمایا! شفیق بچو گمانوں سے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور امام کے ساتھ ہو لئے راستے میں ایک ٹیلے پر پہنچ کر امام صاحب نے اس سے تھوڑا ریت لے کر تا ملوٹ (یعنی ڈونگے) میں گھول کر پیا اور شفیق بلخی سے بھی پینے کو فرمایا انہیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیز اور خوشبودار ستو تھے کہ عمر بھر نہ دیکھے نہ سنے۔ (عیون الحکایات)

اصل حکم

یہ بات واضح ہے کہ قرآن مجید نے محض بدگمانی سے نہیں روکا بلکہ اس نے کثرت گمان سے روکا ہے یعنی قرآن مجید نے ہمیں اس بات سے روکا ہے کہ ہم خواہ مخواہ دوسروں کے بارے میں ظنون تراشتے رہیں یہاں سیاق کلام سے یہ بات بالکل متعین ہے کہ یہاں جن گمانوں کی بات ہو رہی ہے وہ لوگوں ہی سے متعلق ہیں یعنی اخلاقی دائرے میں آنے والے گمان انہی کی کثرت بری چیز ہے چونکہ یہ اخلاقیات سے متعلق ہے اس لئے اخلاقیات میں ہر خرابی اسلام کے نزدیک برائی ہے اور وہ ایک قابل مواخذہ جرم ہے۔

گویا لوگوں کے بارے میں ہمیں اصل میں ان ہی کے عمل ونظریہ کی بنیاد پر رائے بنانی چاہیئے۔ ان کے بارے میں ہماری رائے نہ سنی سنائی باتوں پر مبنی ہونی چاہیئے اور نہ ہمارے بے بنیاد خیالات پر جو بلا دلیل ہمارے دل میں پیدا ہو گئے

ہوں ہمارے وہ خیالات جن کی بنیاد محض ہمارا گمان ہو درست بھی ہو سکتے ہیں اور غلط بھی۔

محدث بریلی

شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم دین وملت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے جید عالم فاضل تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں بیک وقت بہت سی خصوصیات کو جمع فرما دیا تھا۔ ایک طرف آپ بہترین فقیہ تھے آپ کی نظر علم تفسیر وتاویل اور احادیث نبوی پر بہت گہری تھی اور آپ کی علمیت اور اصابت رائے کے اپنے ہی نہیں بلکہ بیگانے بھی قائل تھے آپ کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت عشق رسول ﷺ ہے ساری زندگی آپ نے مدح رسول میں صرف کی امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں بدعات کو فروغ حاصل ہوا۔ اور دین میں ایسی نئی نئی باتیں پیدا ہوئیں جن سے شارع علیہ السلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں رہا لیکن جب ہم امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحریروں اور خاص طور پر ان کے فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بدعات کو فروغ دینے کا الزام نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ سراسر ان سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔

کھلے ذہن و دماغ کے ساتھ امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی تحریروں اور فتاویٰ کے مطالعہ سے امام اہلسنت کی جو تصویر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ایک ایسے داعی اور دینی رہنما کی ہے جس نے اپنے زمانے میں شدت کے ساتھ اور باضابطہ طور پر بدعات ومنکرات کے خلاف تحریک چلارکھی تھی اور اپنے مخصوص مزاج کے مطابق ان کے خلاف بڑے ہی سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔

لہذا ہم یہاں پہ ان تمام غیر شرعی رسومات اور وہ خرافات جن کی نسبت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کی طرف کی جاتی ہے آپ ہی کی کتب سے اس کی مخالفت ثابت کریں گے تاکہ عام مسلمانوں پر یہ واضح ہوجائے کہ ان تمام خرافات اور بدعات کا امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور ان کے سچے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اپنی غلط گمانی کا محاسبہ کریں نیز اندازہ لگائیں کہ انہوں نے بدعتوں کا سدباب کیا یا ان کو فروغ دیا آج بھی ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی کوشش کی جائے تو معاشرے میں نکھار آسکتا ہے بدعات و منکرات کی بیخ کنی کے لئے تصنیفات امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے ہمیں بہت کچھ مل سکتا ہے آپ علیہ الرحمہ نے یہی پیغام دیا اور ہر موڑ پر اسلامی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا سفر شوق آگے بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

مزارات اولیاء پر ہونے والے خرافات

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات شعائر اللہ ہیں ان کا ادب و احترام ہر مسلمان پر لازم ہے خاصان خدا ہر دور میں مزارات اولیاء پر حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کے مزار پر حاضر ہو کر آپ ﷺ سے فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ پھر تابعین کرام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ تبع تابعین اور اولیاء کرام کے مزارات پر آج تک عوام و خواص حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

لا دینی قوتوں کا یہ ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے کہ وہ مقدس مقامات کو بدنام کرنے کے لئے وہاں خرافات و منکرات کا بازار گرم کرواتے ہیں تا کہ مسلمانوں کے دلوں سے مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی تعظیم و ادب کو ختم کیا جا سکے یہ سلسلہ سب سے پہلے بیت المقدس سے شروع کیا گیا وہاں فحاشی اور عریانی کے اڈے قائم کئے گئے شرابیں فروخت کی جانے لگیں اور دنیا بھر سے لوگ صرف عیاشی کرنے کے لئے بیت المقدس آتے تھے۔ (معاذ اللہ)

اسی طرح آج بھی مزارات اولیاء پر خرافات، منکرات، چرس و بھنگ، ڈھول تاشے، ناچ گانے اور رقص و سرور کی محافل سجائی جاتی ہیں تا کہ مسلمان ان مقدس

ہستیوں سے بدظن ہوکر یہاں کا رخ نہ کریں اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بعض لوگ یہ تمام خرافات اہلسنت اور امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کے کھاتے میں ڈالتے ہیں جو کہ بہت سخت قسم کی خیانت ہے۔

اس بات کو بھی مشہور کیا جاتا ہے کہ یہ سارے کام جو غلط ہیں یہ امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات ہیں پھر اس طرح عوام الناس کو اہلسنت اور امام اہلنست علیہ الرحمہ سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔

اگر ہم لوگ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کی کتابوں اور آپ کے فرامین کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بدعات ومنکرات کے قاطع یعنی ختم کرنے والے تھے اب مزارات پر ہونے والی خرافات کے متعلق آپ ہی کے فرامین اور کتابوں سے اصل حقیقت ملاحظہ کریں اور اپنی بدگمانی کو دور کریں۔

مزار شریف کو بوسہ دینا اور طواف کرنا

امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطّواف مخصوص خانہ کعبہ ہے مزار شریف کو بوسہ نہیں دینا چاہیئے علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر بوسہ دینے سے بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے آستانہ بوسی میں حرج نہیں اور آنکھوں سے لگانا

بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا وہ منع نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ کا فرمان ''ان الحکم الا للّٰہ'' ہاتھ باندھے الٹے پاؤں آنا ایک طرز ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں ہاں اگر اس میں اپنی یا دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز (بچا) کیا جائے (فتاویٰ رضویہ)

روضۂ انور پر حاضری کا صحیح طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں خبردار جالی شریف (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار شریف کی سنہری جالیوں کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ (جالی شریف) سے چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے (فتاویٰ رضویہ)

روضۂ انور پر طواف وسجدہ منع ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں روضۂ انور کا طواف نہ کرو نہ سجدہ کرو نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے (فتاویٰ رضویہ)

معلوم ہوا کہ مزارات پر سجدہ کرنے والے لوگ جہلاء میں سے ہیں اور جہلاء کی حرکت کو تمام اہلسنت پر ڈالنا سراسر خیانت ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مزارات پر چادر چڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے مزارات پر چادر چڑھانے کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں (احکام شریعت)

عرس کا دن خاص کیوں کیا جاتا ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ بزرگان دین کے اعراس کی تعین (یعنی عرس کا دن مقرر کرنے) میں بھی کوئی مصلحت ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ہاں اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے اخذ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے (الملفوظ)

عرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لٹانا حرام ہے

سوال:۔ بزرگان دین کے عرس میں شب کو آتش بازی جلانا اور روشنی بکثرت کرنا بلا حاجت اور جو کھانا بغرض ایصال ثواب پکایا گیا ہو اس کو لٹانا کہ جو لوٹنے والوں کے پیروں میں کئی من خراب ہو کر مٹی میں مل گیا ہو اس فعل کو بانیان عرس موجب فخر اور باعث برکت قیاس کرتے ہیں شریعت عالی میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے تضیع مال ہے اور تضیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عرس میں رنڈیوں کا ناچ حرام ہے

سوال:۔ تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل کی فخر المطابع لکھنؤ کی چھپی ہوئی کے صفحہ ۳۲۹ پر جو عرس شریف کی تردید میں کچھ نظم ہے اور رنڈی وغیرہ کا حوالہ دیا ہے اسے جو پڑھا تو جہاں تک عقل نے کام کیا سچا معلوم ہوا کیونکہ اکثر عرس میں رنڈیاں ناچتی ہیں اور بہت بہت گناہ ہوتے ہیں اور رنڈیوں کے ساتھ ان کے یار آشنا بھی نظر آتے ہیں اور آنکھوں سے سب آدمی دیکھتے ہیں اور طرح طرح کے خیال آتے ہیں کیونکہ خیال بد و نیک اپنے قبضہ میں نہیں ایسی اور بہت ساری

باتیں لکھی ہیں جن کو دیکھ کر تسلی بخش جواب دیجئے؟

جواب:۔ رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے اولیاء کرام کے عرسوں میں بے قید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

وجد کا شرعی حکم

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں (اور) سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں؟

آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ اگر وجد صادق (یعنی سچا) ہے اور حال غالب اور عقل مستور (یعنی زائل اور اس عالم سے دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تشنی اور تکسر یعنی لچکے توڑنے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے ریا و اظہار کے لئے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے تو حسن و محمود ہے حضور کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے)(ملفوظات شریف)

حرمت مزامیر

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزامیر یعنی آلات لہو ولعب بروجہ بلاشبہ حرام ہیں جن کی حرمت اولیاء وعلماء دونوں فریق مقتداء کے کلمات عالیہ میں مصرح ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ اور حضرات علیہ سادات بہشت کبرائے سلسلۂ عالیہ چشت کی طرف اس کی نسبت محض باطل وافتراء ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نشہ و بھنگ و چرس

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نشہ بذاتہ حرام ہے نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مناسبت ہو اگرچہ حد نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے جس کا عقل پر اصلا اثر نہ ہو حرج نہیں بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے۔ (احکام شریعت)

تصاویر کی حرمت

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاندار کی تصویریں بنانا ہاتھ

سے ہو خواہ عکسی حرام ہے اور ان معبودان کفار کی تصویریں بنانا اور سخت تر حرام و اشد کبیرہ ہے ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب الحرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

غیر اللہ کو سجدۂ تعظیمی حرام اور سجدۂ عبادت کفر ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ غیر اللہ کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعا شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت (تعظیمی) حرام و گناہ کبیرہ بالیقین (الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ)

چراغ جلانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا کہ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔ (اگرچہ قبر کے قریب تلاوت قرآن کے لئے موم بتی جلانے میں حرج نہیں مگر قبر سے ہٹ کر ہو) (البریق المنار بشموع المزار)

اس کے بعد محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ

بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے یا قبور سرراہ ہیں وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے تو یہ امر جائز ہے۔ (البریق المنار بشموع المزار)

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں عمل کا دارو مدار نیت پر ہے اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے" قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین" اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے (احکام شریعت)

اگربتی اور لوبان جلانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو جواب دیا گیا عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز کرنا چاہیے (بچنا چاہیے) اگرچہ کسی برتن میں ہو اور قبر کے قریب سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے

واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف (حرام)اور اضاعیت مال (مال کو ضائع کرنا ہے) میت صالح اس عرضے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں (جنتی ہوائیں) بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے (السنیۃ الانیقہ)

فرضی مزار بنانا اور اس پر چادر چڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا۔

مسئلہ:۔ کسی ولی کا مزار شریف فرضی بنانا اور اس پر چادر وغیرہ چڑھانا اور اس پر فاتحہ پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب ولحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی مرشد اپنے مریدوں کے واسطے بنانے اپنے فرضی مزار کے خواب میں اجازت دے تو وہ قول مقبول ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی باتیں خلاف شرع امور میں مسموع نہیں ہوسکتیں (فتاویٰ رضویہ)

عورتوں کا مزارات پر جانا ناجائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں غنیّۃ میں ہے یہ

نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزاروں پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضۂ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن کریم نے اسے مغفرت کا ذریعہ بتایا (ملفوظات شریف)

مزارات اولیاء پر خرافات

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت اور مجالس کرنا اور اس کا ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے کہ منکرات شرعیہ مثل رقص ومزامیر وغیرہا سے خالی ہو عورتوں کو قبورر پر ویسے جانا چاہئے نہ کہ مجمع میں بے حجابانہ اور تماشے کا میلا دکرنا اور فوٹو وغیرہ کھنچوانا یہ سب گناہ وناجائز ہیں جو شخص ایسی باتوں کا مرتکب ہو اسے امام نہ بنایا جائے۔(فتاویٰ رضویہ)

مزارات پر حاضری کا طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کی کتاب فتاویٰ رضویہ سے ملاحظ ہو!

مسئلہ:۔ حضرت کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ بزرگوں کے مزار پر جائیں تو فاتحہ کس طرح سے پڑھا کریں اور فاتحہ میں کون کون سی چیز پڑھا کریں؟

الجواب:۔ مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی قدموں کی طرف سے جائے اور کم سے کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب سلام عرض کرے السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ تین بار الحمد شریف ایک بار آیت الکرسی ایک بار سورہ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورہ یٰس اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے الٰہی اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کی نذر پہنچا پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اس طرح سلام کر کے واپس آئے مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔(ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاویٰ رضویہ)

مردے سنتے ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

حدیث شریف:۔ غزوہ بدر شریف میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع

کر کے ایک کنویں میں پاٹ دیں حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے یہاں سے تشریف لے جاتے وقت اس کنویں پر تشریف لے گئے جس میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انہیں نام بنام آواز دے کر فرمایا ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب تعالیٰ نے سچا وعدہ (یعنی نصرت کا) تم سے تمہارے رب تعالیٰ نے کیا تھا؟ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بے جان سے کلام فرماتے ہیں؟ فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں (صحیح بخاری)

تو جب کافر سنتے ہیں (تو پھر) مومن تو مومن ہے اور پھر اولیاء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے (یعنی اولیاء اللہ کتنا سنتے ہوں گے) پھر فرمایا روح ایک پرند ہے اور جسم پنجرہ پرند جس وقت تک پنجرے میں ہے اور اس کی پرواز اسی قدر ہے جب پنجرے سے نکل جائے اس وقت اس کی قوت پرواز دیکھئے (ملفوظات شریف)

ایک اہم فتویٰ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے یہ نیت کی کہ اگر میری نوکری ہو جائے تو پہلی تنخواہ زیارت پیران کلیر شریف کی نذر کروں گا وہ شخص تیرہ تاریخ سے نوکر ہوا اور تنخواہ اس کی ایک مہینہ سترہ دن بعد ملی اب یہ ایک

ماہ کی تنخواہ صرف کرے یا سترہ دن کی؟ اور اس تنخواہ کا صرف کسی طرح پر کرے یعنی زیارت شریف کی سفیدی و تعمیر وغیرہ میں لگائے یا حضرت صابر پیا صاحب علیہ الرحمہ کی روح پاک کو فاتحہ ثواب بخشے یا دونوں طرف صرف کرسکتا ہے؟

الجواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صرف نیت سے تو کچھ لازم نہیں ہوتا جب تک زبان سے الفاظ نذر ایجاب کہے اور اگر زبان سے الفاظ مذکور کہے اور ان سے معنیٰ صحیح مراد لئے یعنی پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کرونگا اور اس کا ثواب حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی نذر کروں گا یا پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کے آستانہ پاک کے فقیروں کو دوں گا تو نذر صحیح شرعی ہے۔ اور استحساناً وجوب ہوگیا پہلی تنخواہ اسے فقیروں پر صدقہ کرنا لازم ہوگئی مگر یہ اختیار ہے کہ آستانہ پاک کے فقیروں کو دے اور جہاں کے فقیروں محتاجوں کو چاہے اور اگر یہ معنیٰ صحیح مراد نہ تھے بلکہ بعض بے عقل جاہلوں کی طرح بے ارادہ صدقہ وغیرہ قربات شرعیہ صرف یہی مقصود تھا کہ پہلی تنخواہ خود حضرت مخدوم صاحب کو دونگا تو یہ نذر باطل محض و گناہ عظیم ہوگی۔ مگر مسلمان پر ایسے معنیٰ مراد لینے کی بدگمانی جائز نہیں جب تک وہ اپنی نیت سے صراحتاً اطلاع نہ دے اسی طرح اگر نذر زیارت کرنے سے اس کی یہ مراد تھی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمارت زیارت شریف کی سفیدی کرادوں گا یا احاطہ مزار پر

انوار میں روشنی کروں گا جب بھی یہ نذر غیر لازم و نا معتبر ہے کہ ان افعال کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں رہا یہ کہ جس حالت میں نذر صحیح ہو جائے۔

پہلی تنخواہ سے کیا مراد ہوگی یہ ظاہر ہے کہ عرف میں مطلق تنخواہ خصوصا پہلی تنخواہ ایک مہینہ کی اجرت کو کہتے ہیں اگر چہ اس کا ایک جز بھی تنخواہ ہے اور عمر بھر کا واجب بھی تنخواہ ہے تو پہلی تنخواہ کہنے سے اول تنخواہ ایک ماہ ہی عرفاً لازم آئے گی۔ کیونکہ کسی عقد والے، قسم والے، نذر والے اور وقف کرنے والے کے کلام کے متعارف معنیٰ پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ اس پر نص کی گئی ہے (ردالمختار) (فتاویٰ رضویہ)

وفات کے موقع پر بے ہودہ رسومات

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا عمدہ عمدہ فرش بچھانا یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ)

میت کے گھر مہمان داری

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنا سخت منع ہے (جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ نے اپنی موت اپنی حیات میں کر دی ہے تو اس صورت میں ہندہ کو کب تک دوسرے کے یہاں کی میت کا کھانا نہیں چاہیئے اور اگر ہندہ کے گھر میں کوئی مرجائے تو اس کا بھی کھانا جائز ہے اور کب تک یعنی برس تک یا چالیس دن تک اور اگر ہندہ نے شروع جمعرات کی فاتحہ نہ دلائی ہو تو چالیس دن کے بعد سات جمعرات کی فاتحہ دلانا چاہے ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کی دعوت کے جاتی ہے اس کھانے کی تو ہر طرح ممانعت ہے اور بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے وہ بھی اگرچہ بے معنیٰ ہے مگر اس کا کھانا منع ہے بہتر یہ ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیر کو تو کچھ

مضائقہ نہیں کہ وہی اس کے مستحق ہیں اوران سب احکام میں وہ جس نے اپنی موت اپنی حیات میں کردی اور جس نے نہ کی سب کے سب برابر ہیں اوراپنی یہاں موت ہو جائے تو اپنا کھانا کھانے کی کسی کو ممانعت نہیں اور چالیس دن کے بعد بھی جمعراتیں ہوسکتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فقیروں کو جب اور جو کچھ دے ثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔(فتاویٰ رضویہ)

ایصال ثواب سنت ہے اورموت میں ضیافت ممنوع

فتح القدیر وغیرہ میں ہے اہل موت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے امام احمد اور ابن ماجہ سند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ جلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اوران کے لئے کھانا تیار کرنے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے ۔(فتح القدیر)(فتاویٰ رضویہ)

سوئم (تیجہ) کے چنے کون تناول کرسکتا ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے سوئم کے چنے اور طعام میت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں غنی نہ لے فقیر لے اور وہ جوان کا منتظر رہتا ہے ان کے نہ ملنے سے ناخوش ہوتا ہے اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے مشرک یا چمار کواس کا دینا گناہ گناہ ہے جبکہ فقیر لے کرخود کھائے

اورغنی لے ہی نہیں اور لے لئے ہوں تو مسلمان فقیر کو دے دے یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیاء کرام طعام موت نہیں وہ تبرک ہے فقیر وغنی سب لیں جبکہ مانی ہوئی نذر بطور نذر شرعی نہ ہو شرعی نذر پھر غیر فقیر کو جائز نہیں (فتاویٰ رضویہ)

امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی وصیت

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے یہ وصیت فرمائی کہ ہماری فاتحہ کا کھانا صرف فقراء کو کھلایا جائے۔(وصایا شریف)

میت پر پھولوں کی چادر ڈالنا کیسا؟

سوال:۔ ہمارے یہاں میت ہو گئی تھی تو اس کے کفنانے کے بعد پھولوں کی چادر ڈالی گئی اس کو ایک پیش امام افغانی نے اتار ڈالا اور کہا یہ بدعت ہے ہم نہ ڈالنے دیں گے؟

الجواب:۔ پھولوں کی چادر بالائے کفن ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ سنت حسن سے حسن ہے جیسے قبور پر پھول ڈالنا کہ وہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے قبروں پر گلاب اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔(فتاویٰ ہندیہ)

فتاویٰ امام قاضی خاں و امداد الفتاح شرح المصنف المراقی الفلاح و ردالمحتار علی

الدرالمختار میں ہے: پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتا رہتا ہے جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ (ردالمحتار) (فتاویٰ رضویہ)

جنازہ پر چادر ڈالنا کیسا؟

سوال:۔ جنازہ کے اوپر جو چادر نئی ڈالی جاتی ہے اگر پرانی ڈالی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر کل برادری کے مردوں کے اوپر ایک ہی چادر بنا کر ڈالتے رہا کریں تو جائز ہے یا نہیں؟ اس کی قیمت مردہ کے گھر سے یعنی قلیل قیمت لے کر مقبرہ قبرستان یا مدرسہ میں لگانی جائز ہے یا نہیں؟ اور چادر مذکور اونی یا سوتی بیش قیمت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چادر نئی ہو یا پرانی یکساں ہے ہاں مسکین پر تصدق (صدقہ) کی نیت ہو تو نئی اولیٰ اور اگر ایک ہی چادر معین رکھیں کہ ہر جنازے پر وہی ڈالی جائے پھر رکھ چھوڑی جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لئے کپڑا وقف کر سکتے ہیں درمختار میں ہے ہنڈیا جنازہ اور اس کے کپڑے کا وقف صحیح ہے (درمختار) طحطاوی وردالمحتار میں ہے: جنازہ کسرہ کے ساتھ چارپائی اور اس کے کپڑے جن سے میت کو ڈھانپا جائے (ردالمحتار) اور بیش قیمت بنظر زینت مکروہ ہے کہ محل تزئین

نہیں اور خالص بہ نیت تصدق میں حرج نہیں جیسا کہ ہدی (قربانی) کے جانور کے جھل (فتاویٰ رضویہ)

وقت دفن اذان کہنا کیسا؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ وقت دفن اذان کیوں کہی جاتی ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان کو دور کرنے کے لئے کیونکہ حدیث شریف میں ہے اذان جب ہوتی ہے تو شیطان ۳۶ میل دور بھاگ جاتا ہے الفاظ حدیث میں یہ ہے کہ ''روحا'' تک بھاگتا ہے اور روحا مدینہ منورہ سے ۳۶ میل دور ہے۔(صحیح مسلم شریف)(ملفوظات شریف)

سوال:۔ قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلتا اور اس پر رحمت الٰہی کا اترنا اور سوال جواب کے وقت شیطان کا دور ہونا اور ان کے سوا اور بہت فائدے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

ایصال ثواب

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیئے پر دس ہو جاتا ہے۔ (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ)

فاتحہ کے لئے کھانا سامنے رکھنا؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا گیا کہ جب تک وہ شئی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔

حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری تعالیٰ میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہونچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔ (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ)

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصال ثواب کرسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد فرماتے ہیں ہاں کرسکتا ہے محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء اور برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا

چاہئے۔(ملفوظات شریف)

قرآن خوانی کی اجرت

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے قرآن خوانی کی اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے(فتاویٰ رضویہ)

شب برأت اور شادی میں آتش بازی

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا حرام ہے اسی طرح کہ یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں جس شادی میں اس طرح کی حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں یا ان لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مرد عورتوں پر لازم ہے فوراً اسی وقت(محفل سے)اٹھ جائیں(ہادی الناس)

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

(۱)نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲) نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا تکبر کرنا جائز نہیں

(۳) دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں

(۴) انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں

(۵) نسب کو کسی کے حق عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں

(۶) اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں

(۷) احادیث جو اس بارے میں آئیں انہیں معافی کی طرف ناظر ہیں کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعی ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز وحرام ہے اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو۔ (ارادۃ الادب لفاضل النسب)

پیر و مرشد اور مریدہ کے درمیان پردہ

بعض خانقاہوں میں پیر صاحب اپنے مرید اور مریدنیوں کو بے پردہ اپنے سامنے بٹھاتے ہیں بے تکلفی کے ساتھ گفتگو ہنسی مذاق کرتے ہیں اور بعض تو معاذ اللہ اپنی مریدنیوں سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں اور مریدنیوں کی پیٹھ پر ہاتھ بھی مارتے ہیں مگر اس ناجائز فعل کے متعلق سنیوں کے امام امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے بے شک پیر مریدہ کا

محرم نہیں ہو جاتا حضورﷺ سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہوجایا کرتا تو چاہئے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا۔(مسائل سماع)

جعلی عاملوں کا فال کھولنا

جگہ جگہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر جعلی عاملوں کا ایک گروہ سرگرم عمل ہے جو الٹے سیدھے فالنامے نکال کر عوام کے عقائد کو متزلزل کرتے ہیں سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں خالی کروالی جاتی ہیں پھر یہ سب اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے مگر اہلسنت کے امام اپنی کتاب میں مسلمانوں کی اصلاح اس طرح فرماتے ہیں۔

سوال:۔ فال کیا ہے جائز ہے یا نہیں؟ سعدی و حافظ وغیرہ کے فالنامے صحیح ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں فال ایک قسم کا استخارہ ہے استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں بے اصل و باطل ہیں اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تفاؤل جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور حضور ﷺ کا علم غیب عطائی ہے

پہلا فتویٰ

کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا علم برابر ہے؟ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب عنایت فرمایا خود رب جل جلالہ فرماتا ہے القرآن: وما هو على الغيب بضنين ۔ترجمہ: یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں (سورہ تکویر)

تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور ﷺ کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں (تفسیر خازن سورہ تکویر تحت آیۂ مذکورہ)

اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کا علم برابر تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کردی ہے کہ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی جل جلالہ سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہوسکتی جو ایک ایک قطرے کے کروڑ ہویں حصے کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی (یعنی محدود) کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی (یعنی لامحدود) متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہے (ملفوظات شریف)

دوسرا فتویٰ

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے ہے بے کسی کے دیئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے ان آیتوں میں یہی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے ہوئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے انبیاء کرام کو معلوم ہونا ضروریات دین سے ہے قرآن مجید کی بہت آئتیں اس کے ثبوت میں ہیں (فتاویٰ رضویہ)

تیسرا فتویٰ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے پھر اس کی عطا سے اس کے حبیب ﷺ کو ہے (فتاویٰ رضویہ)

جاہل پیر کا مرید ہونا

موجودہ دور میں ہر جانب جاہل پیروں اور جعلی صوفیوں کا ڈیرہ ہے نادان لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور اپنا مال ان پر لٹاتے ہیں پھر جب ہوش آتا ہے تو چیخ اٹھتے ہیں کہ پیر صاحب نے ہمیں لوٹ لیا ہمارا مال کھالیا عزت پامال کردی اسی لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے جاہل فقیروں سے بیعت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے ہمیشہ سنی صحیح العقیدہ عالم اور پابند شریعت سے

بیعت کی جائے چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے (ملفوظات شریف)

بیعت کے چار شرائط ہیں

بیعت اس شخص سے کرنا چاہئے جس میں چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔

۱۔سنی صحیح العقیدہ ہو

۲۔کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔

۳۔اس کا سلسلہ حضور ﷺ تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو منقطع (یعنی ٹوٹا ہوا) نہ ہو۔

۴۔فاسق معلن نہ ہو۔

تانبے اور پیتل کے تعویذ

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تانبے پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تانبے اور پیتل کے تعویذ مرد وعورت دونوں کو مکروہ

اور سونے چاندی کے تعویذ مرد کو حرام عورت کو جائز ہیں (ملفوظات شریف)

امام ضامن کا پیسہ

آج کل ایک رواج چل پڑا ہے کہ جب بھی کوئی شخص سفر میں جاتا ہے یا کسی کی جان کی حفاظت مقصود ہوتی ہے تو عورتیں اس کے بازو پر ایک سکہ کپڑے میں لپیٹ کر باندھ دیتی ہیں اور اس کا نام ''امام ضامن'' رکھا گیا ہے جو کہ بالکل خود ساختہ کام ہے نہ اس کی کوئی اصل ہے نہ کہیں اس کا حکم دیا گیا ہے بعض بدلگام لوگ اس کو بھی اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بریلویوں کے امام کا کام ہے حالانکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کا اس کام سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ نہیں (ملفوظات شریف)

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق عقیدہ

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق مسلمانوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو معبود مان کر ان سے مدد مانگتے ہیں جو کہ کھلا بہتان ہے مسلمانان اہلسنت بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر جان کر ان سے مدد مانگتے ہیں اس معاملے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ

الرحمہ کوخوب بدنام کیا جاتا ہے اور معاذ اللہ مشرک اور بدعتی تک کہا اور مشہور کیا جاتا ہے اے کاش ایسے لوگ اعلی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تو ایسی بدگمانی نہ پھیلاتے اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں۔

حضور ﷺ اور اولیاء کرام سے استغاثہ اور استعانت مشروط طور پر جائز ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں ''باذن الٰہی و المدبرات امرا'' سے مانے اور اعتماد کرلے کہ بے حکم خدا تعالیٰ ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ تعالیٰ کے دیئے بغیر کوئی ایک حصہ نہیں دے سکتا ایک حرف نہیں سن سکتا پلک نہیں ہلا سکتا اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔(احکام شریعت)

فرائض کو چھوڑ کر نفل بجالانا

وقت کے امام پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے اس امت کو مستحبات اور نوافل میں لگا دیا فرائض کی اہمیت کو فراموش کیا گیا حالانکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ اور ان کی کتابوں کا اگر کوئی تعصب کی عینک اتار کر مطالعہ کرے تو وہ بے ساختہ بول اٹھے گا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ اسلامی عقائد کے ترجمان تھے چنانچہ امام

اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ابومحمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے اس کتاب میں فرمایا کہ اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن ونوافل میں مشغول ہوتو سنن ونوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں (اعزالاکتناہ فی صدقۃ مانع الزکوٰۃ)

طریقت کی اصل تعریف

جاہل لوگوں نے مسلک اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے جہالت کا نام طریقت رکھ دیا اور معاذ اللہ یہ بہتان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ پر لگایا جاتا ہے کہ یہ انہوں نے سکھایا ہے امام اہلسنت کی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو حقیقت سامنے آجاتی ہے چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ طریقت نام ہے ’’وصول الی اللہ‘‘ کا محض جنون وجہالت ہے دوحرف پڑھا ہوا جانتا ہے طریق طریقہ طریقت راہ کو کہتے ہیں یہ نہ کہ پہنچ جانے کو تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تعالیٰ تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک لے جائے گی جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ

شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرما چکا ہے (مقال العفاء باعزاز شرع وعلماء)

جشن ولادت کا چراغاں

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مشعل) فانوس، فروش وغیرہ سے زیب وزینت اسراف ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ علماء فرماتے ہیں یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں (ملخصا تفسیر کشاف سوۂ فرقان تحت الایۃ ٦٧) جس شئے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہوسکتی (ملفوظات شریف)

امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم میں حضرت سید ابوعلی رودباری علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی وہ بجھا دیجئے کوشش کی جاتی تھی اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی (احیاء علوم الدین)

جناب رسالت مآب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارنا

ادب اور تعظیم کا تقاضہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کو آپ کے ذاتی نام محمد ﷺ سے نہ پکارا جائے اور نہ ہی نعت شریف میں پڑھا جائے بلکہ یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ اور یا رحمۃ للعالمین ﷺ کہہ کر ندا دی جائے۔

جہاں کہیں مساجد میں محرابوں، پوسٹروں اور بینروں میں بھی'' یا محمد ﷺ کی جگہ یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ یا رحمۃ للعالمین ﷺ ہی تحریر کیا جائے تا کہ حضور ﷺ کا ادب واحترام ملحوظ رہے۔

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی آیت ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے میں باپ اور مولی اور بادشاہ سب آ گئے اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے اگر روایت میں مثلاً یا محمد ﷺ آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ ﷺ کہے اس مسئلہ کا بیان امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ کا رسالہ ''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین'' میں دیکھئے (فتاویٰ رضویہ)

مرد کا بال بڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جہالت ہے حضور ﷺ نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور عورتوں پر جو مردوں سے (صحیح بخاری)

اور تشبہ کے لئے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضروری نہیں (صرف) ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے۔ (ملفوظات شریف)

مرد کو چوٹی رکھنا حرام ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقیر رکھتے ہیں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حرام ہے حدیث شریف میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں (مسند احمد بن حنبل) (ملفوظات شریف)

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے؟

سوال:۔ اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ناجائز ہے کہ معنیٰ عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہیں اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی اللہ تعالیٰ کی شان میں بولنا ممنوع قطعی (فتاویٰ رضویہ)

مدینہ منورہ مکۃ المکرّمہ سے بھی افضل ہے

سوال:۔ حضور ﷺ کا مزار اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کہ کعبہ معظّمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے (مسلک متقسط مع ارشاد الساری، باب زیارۃ سید المرسلین ﷺ) باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں کہ کعبہ معظّمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضع تربت اطہر اور مکہ معظّمہ سوائے کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے اکثر جانب ثانی ہیں اور اپنا مسلک اول اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ طبرانی شریف کی

حدیث شریف میں تصریح ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی)(فتاویٰ رضویہ)

حرام مال پر نیاز دینا نرا وبال ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام مال پر نیاز دیتا ہے اور کہتا ہے کہ حضورﷺ قبول فرمالیتے ہیں اس شخص کا یہ قول غلط صریح و باطل قبیح اور حضورﷺ پر افترائے فضیح ہے۔
زنہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا نہ اس پر ثواب ہے بلکہ نرا وبال ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

جاہلانہ رسم

سوال:۔ یہ جو بعض جہلاء غرض ڈورے کیا کرتے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ خاتون جنت ہر کسی گھر ماہ ساون بھادو میں جایا کرتیں اور ایک ڈورا ان کے کان میں باندھ کر یہ کہا کرتیں کہ پوریاں پکا کر فاتحہ دلا کر لانا اس کی کچھ سند ہے یا واہیات ہے؟

جواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ ڈوروں کی رسم محض بے اصل و مردود ہے اور حضرت خاتون جنت کی طرف اس

کی نسبت محض جھوٹ برا افتراء ہے (فتاویٰ رضویہ)

ماہ صفر المظفر منحوس نہیں

عوام میں بیماری پھیلی ہوئی ہے کہ ماہ صفر المظفر منحوس ہے اس میں بلائیں اترتی ہیں اس ماہ میں کوئی خوشی کی تقریب منعقد نہ کی جائے خصوصاً شروع ماہ کی تیرہ تاریخوں میں اور آخری تاریخوں میں۔

سوال:۔ اکثر لوگ ۳،۱۳،یا۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ وغیرہ تواریخ اور پنج شنبہ ویکشنبہ و چہار شنبہ وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے اعتقاد یہ ہے کہ سخت نقصان پہنچے گا ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ سب باطل و بے اصل ہے (فتاویٰ رضویہ)

آخری بدھ کی شرعی حیثیت

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ماہ صفر المظفر کے آخری بدھ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن حضور ﷺ کی صحت یابی کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وصال شریف ہوا اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے ابتلائے ایوب علیہ السلام اسی دن تھی۔ (فتاویٰ رضویہ)

یزید کے لئے مغفرت والی نماز کی روایت بے اصل ہے

سوال:۔ بعد سلام مسنون معروض خدمت ہوں کہ نماز غفیرا کی بابت میں ذکر الشہادتین دیکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یزید کو واسطے مغفرت کی بتائی تھی مجھے اس نماز کی تلاش ہے میں پڑھنا چاہتی ہوں براہ مہربانی اس مسئلہ پر التفات مبذول فرما کر ترتیب نماز سے اطلاع دیجئے؟

جواب:۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ روایت محض بے اصل ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کوئی نماز یزید پلید کی مغفرت کے لئے اس کو تعلیم نہ فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ)

ایک گزارش

اخیر میں قارئین سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان مختصر صفحات میں اگر آپ کو کوئی کسی بھی طرح کی خامی نظر آئے تو اطلاع ضرور کریں فقیر آپ کا شکر گزار ہوگا۔

عرض احوال کو گلا سمجھے
کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے

رضوان فروغ

موبائل نمبر 9410812794

Email: Rizwanfarogh786@gmail.com

جن غلطیوں کو ہم غلط سمجھتے ہیں کبھی کبھی وہی غلطیاں ہمیں غلطیوں سے روکتی ہیں۔

(رضوان فروغ)

The mistakes we reckon to be fallacious occasionally the identical mistakes avert us from mistakes

(Rizwan farogh)

اگر ہمیں اپنی نسلوں کو آگے بڑھانا ہے تو پہلے خود آگے بڑھنا ہوگا۔

(رضوان فروغ)

If we covet to further our breed primarily we have to be promote

(Rizwan farogh)

صورت سے ہر بیماری کا تو فیصلہ نہ کر چہرے ان کے بھی صاف ہوتے ہیں جن کا خون گندا ہوتا ہے۔

(رضوان فروغ)

Their kissers are also shiny whose blood is mess so don't confess either illness by faces

(Rizwan farogh)